صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمت والدین رسول

عظمتِ والدین رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مصنف

مدرس

جامعہ اسلامیہ لاہور

علامہ حافظ محمد یونس مدنی

خطیب جامع مسجد H/4- واپڈا ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور۔

رابطہ:0307-4651235

نام کتاب:

عظمتِ والدین رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مصنف: علامہ حافظ محمد یونس مدنی

رابطہ: 0307-4651235

صفحات: ۷۶

تعداد: ۱۰۰۰

اشاعت اول: ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ - جنوری ۲۰۰۸

ہدیہ: ۱۰۰ روپے

ناشر:

W.S. Printers Mob: 0300-4597981

انتساب

اس کتاب کو میں اپنے پیارے نبی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام کرتا ہوں

کہ جس ذات گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام انسانیت

اور خصوصاً مجھ پر بڑے احسانات ہیں۔

میں آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی خصوصی نگاہ لطف کا امیدوار ہوں

خاکِ پائے والدین رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محمد یونس مدنی

اظہار تشکر

میں محترم جناب ڈاکٹر محمد عمر سعید صاحب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کروائی۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ڈاکٹر محمد عمر سعید صاحب کے والدین کی بخشش اور ڈاکٹر محمد عمر سعید صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

(آمین)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ، کے فضل وکرم اور میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر رحمت کے ساتھ میں نے اس کتاب کا آغاز مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ میں حضور گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مواجہہ شریف کے پاس اور مسجد نبوی شریف میں گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر کیا ہے۔ اوراس کتاب کے ابتدائی صفحات ناچیز نے مسجد نبوی شریف میں بیٹھ کر لکھے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں، وہاں لکھنے کے دوران مجھے کسی قسم کی پریشانی یا وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی مجھ ناچیز پر یہ خصوصی نگاہ کرم ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی کم علمی اور سیاہ کاریوں کا بھی بڑی شدت کے ساتھ احساس ہے اور میں سوچتا ہوں کہ کہاں مجھ جیسا کم علم اور سیاہ کار شخص اور کہاں میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے مقدس والدین گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بالکل اس شعر کا مصداق ہوں کہ:

فہم رازش چہ کنم من عجمی او عربی
لاف مہرش چہ زنم من حبشی او قرشی

مجھ جیسا احقر العباد شخص آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے جلیل المرتبت والدین گرامی کی عظمت وشان کیا لکھ سکتا ہے۔ لیکن اس امید پر لکھی ہے کہ بفضل تعالیٰ وبعونہ تعالیٰ قیامت کے دن والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلاموں میں میرا بھی نام آجائے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی

بارگاہ بے کس پناہ میں دعا گو ہوں کہ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں میرے اس حقیر نذرانے کو قبول فرمائے۔

اور بحق نبی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے والد گرامی، رشک ملائکہ حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ ماجدہ سیدۃ انساء فی الاولین والآخرین مطلقاً حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ احقر پر خوش ہو جائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس والدین گرامی کی گرد راہ کو میں اپنی آنکھوں کا سُرمہ سمجھتا ہوں۔ ان نفوس قدسیہ یعنی والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت میرا ایمان ہے اور ان نفوس قدسیہ کی غلامی میرے لیے باعث فخر ہے۔

خاک پائے والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

محمد یونس مدنی

منقبت والد رسول حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاعر:...... محمد یونس مدنی

(۱) اولین و آخرین میں بعد الانبیاء
والد گرامی آپ جیسا کوئی دوسرا نہ ہوا

(۲) نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روشن تھی آپ کی مقدس پیشانی
بس یہی تھی نبی آخر الزمان کے والد گرامی کی نشانی

(۳) جس روز آپ کی ولادت باسعادت ہوئی
یہودیوں کو آپ سے اسی روز بغض و عداوت ہوئی

(۴) جو بھی آپ سے دشمنی کرے
اہل یہود کے وہ طریقے پر چلے

(۵) شجروحجر آپ کا حیا کریں
حیوانات بھی آپ کی محبت کا دم بھریں

(۶) آپ کی رضا ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضا
آپ کا دشمن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دشمن ہوا

(۷) بفرمان والدہ رسول اکرم حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
آپ کے وصال کے بعد آپ جیسا کوئی دوسرا نہ ہوا

(۸) جو آپ کا غلام وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غلام
جو آپ سے جدا وہ حضور کا امتی نہ ہوا

(۹) بس یہی ہے یونس مدنی کی ہر دم دعا
کہ خدایا والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر رحمت کی برکھا برسا

منقبت والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

شاعر:......سالک

منقبت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱) صدقے آپ پر ہوں دل و جان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
آپ نے بخشا ہم کو ایمان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۲) جو ملا جس کو ملا آپ سے ملا
دین و ایمان علم و عرفان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۳) کل جہاں کی مائیں آپ پر فدا
آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیں ماں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۴) جس شکم میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوں جاگزیں
عرش اعظم سے ذیشان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۵) سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین معنیٰ بالیقین
با امانت امن و ایمان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۶) ہم ہیں مومن آپ ایمان بخش
چشم دین آپ سے رواں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۷) آپ کی تربت اطہر کا مجاور میں بنوں

پھر نکالوں دل کے ارمان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۸) محبط قرآن نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور آپ

ہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محترمہ ماں سیدہ آمنہؓ

(۹) ہے یہ سالک آپ کے در کا فقیر

مانگتا ہے امن وایمان سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

☆☆☆☆

شاعر:...... **فیض رسول فیضان**

منقبت والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۱) قاسم رشد وہدی ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
پیکر صدق و صفا ہیں والدین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۲) والد ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بندے والدہ امانتدار ہیں
متقین و حق نما ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۳) پشت بھی پاکیزہ تھی اور رحم بھی پاکیزہ تر
حامل نور خدا ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۴) ان کے ایمان پر کرے جو شک وہ خود مومن نہیں
مومنین و پارسا ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۵) کوئی مانے یا نہ مانے پر میرا ایمان ہے
اہل زہدواتقا ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۶) کم نہیں ختم الرسل کی والدین کا شرف
فخر کرنے میں جا بجا ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

۷) میرے اسلاف اور میری آئندہ نسلوں کے لیے
ہر قدم پہ رہنما ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۸) میں نے لکھی ہے بہ امید شفاعت منقبت
مجھ گدا کا حوصلہ ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۹) دہر میں یوں تو کروڑوں اور بھی والدین ہیں
والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(۱۰) ان کے ہاں فیضان کھولی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چشم نور
راستی کا سلسلہ ہیں والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بمقام مدینہ منورہ: 29 اگست 2005ء آج بروز پیر کو 2 بج کر 45 منٹ پر عظمت والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موضوع پر مسجد نبوی شریف میں حضور رحمۃ اللعالمین کے گمبند خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر اس کتاب کا آغاز کر رہا ہوں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا روضہ مبارک میری نگاہوں کے بالکل سامنے ہے۔ عظمت والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موضوع پر اس کتاب کے لکھنے کا میرا مقصد یا اللہ جل جلالہ تیری رضا اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشنودی اور تیرے دین اسلام کی سربلندی اور اپنی اور تمام مسلمانوں کی نجات اور عظمت والدین رسول گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انسانوں کے سامنے اجاگر کرنا ہے۔

اللھم اشھد فی الدنیا و آلاخرۃ

امابعد

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

ووالد وما ولد:

حوالہ: پارہ نمبر 30 سورۃ بلد، رکوع نمبر 15 آیت نمبر 3

ترجمہ: اور قسم ہے والد کی اور قسم ہے بیٹے کی

تفسیر

اگر اس آیت کو نسبت سے ہٹا کر معنیٰ کریں تو پھر کوئی معنیٰ نہیں بنتا

اس لیے کہ والد تو کسی کی نسبت سے ہی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص یوں کہہ رہا ہو کہ والد کی قسم اور کسی نسبت کو ذکر نہ کرے یعنی یوں نہ کہے کہ میرا والد یا تمہارا والد یا کسی اور کے والد کی قسم بلکہ یوں کہے کہ فقط والد کی قسم تو اس سے کوئی بھی معنیٰ نہیں بنتا اور کلام لغو اور عبث ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا کلام عبث اور لغو نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرما کہ والد کی قسم اب یہاں کس کے والد کی قسم یہاں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

اب جب قرآن مجید سے پوچھتے ہیں کہ قرآن ہمیں بتا تو صحیح کہ کس کے والد کی قسم ارشاد فرمائی جا رہی ہے۔ تو قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ اسی کے والد کی کہ جس کے شہر کی پیچھے قسم ارشاد فرمائی جا رہی ہیں۔

یعنی میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور پھر والد کو تنوین کے ساتھ نکرہ کر دیا اور عربی گرائمر کا قاعدہ ہے کہ جب کسی لفظ کو تنویں کے ساتھ نکرہ کر دیا جائے تو اس میں عمومیت پائی جاتی ہے۔

تو یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ فقط ہمارے پیارے نبی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی نہیں بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد میں حضرت آدم علیہ السلام تک جس جس کی پشت پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور جلوہ فرما رہا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ میرے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد کی قسم ارشاد فرما رہا ہے۔

حدیث پاک میں صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات

حوالہ: تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 33

ترجمہ: میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔

تشریح:

اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد پکے موحد اور مومن ہیں بعض لوگ جو کہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موذی ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہاں پاکی سے مراد زنا سے پاک ہونا ہے۔ لیکن علامہ سید محمود آلوسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سختی کے ساتھ ان ناعاقبت اندیش لوگوں کا اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں رد فرمایا اور سید محمود آلوسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ یہاں پاکی سے مراد مطلقاً پاکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد نہ صرف شرک سے اور زنا سے بلکہ ہر قسم کی خلاف اولیٰ باتوں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے آقا علیہ الصلوۃ السلام کے آباؤ اجداد کو محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے میرا یہ پختہ عقیدہ اور یقین محکم ہے کہ میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لے کر حضرت حوا سلام اللہ علیہا تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سارے آباؤ اجداد موحد، مومن اور پکے جنتی ہیں۔

علامہ صاوی رحمتہ اللہ علیہ کا قول

علامہ صاوی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

ان نسب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم محفوظ من الشرک فلم یسجد احد من آبائہ من عبداللّٰہ الیٰ ادم لصنم قط

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نسب شرک سے پاک ہے (یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے پاک ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت آدم علیہ اسلام تک کسی ایک نے بھی کبھی بتوں کی عبادت اور انہیں سجدہ نہیں کیا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد فقط اللہ تعالیٰ جل جلالہ وحدہ لاشریک کی عبادت اور بندگی کرنے والے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت پر دلیل۔ حوالہ اخبار: روزنامہ نوائے وقت بروز ہفتہ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ ۲۱ جنوری ۱۹۷۸ء

میں درج ہے کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلے میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد مبارک جس کو دفن کیے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا۔ بالکل صحیح اور سلامت حالت میں برآمد ہوا۔

مصنف کا تبصرہ

اس بات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ اور مقام خالق کائنات کی بارگاہ بے کس پناہ میں کتنا بلند اور ارفع واعلیٰ ہے۔ کہ کفار کے اجسام مٹی میں مل جاتے ہیں۔ اور ان کے جسموں کو کیڑے کھا جاتے ہیں۔ لیکن میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسم تو کجا کفن بھی میلا نہیں ہوا تھا۔

اس بات سے وہ لوگ درس عبرت پکڑیں اور اپنے کفریہ عقیدے سے توبہ کریں جو کہ قیامت کے روز سوئے جہنم جانے کا باعث بنے گا وہ لوگ جو کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کے ایمان پر یقین نہیں رکھتے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کے خلوت وجلوت میں سچے پکے مرتے دم تک باادب غلام بن جائیں اس میں ان کی اخروی فلاح ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین اور آباؤ اجداد کے مسلمان ہونے پر قرآنی دلیل

واسمعیل والیسع و یونس ولوطا، و کلا فضلنا علی العلمینo

ومن ابائهم و ذریتهم و اخوانهم واجتبینٰهم وهدینٰهم

الی صراط مستقیمo

پارہ نمبر 7 سورہ الانعام رکوع نمبر 16 آیات نمبر 87 تا 86

ترجمہ: اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط اور تمام کو ہم نے فضیلت دی تمام جہانوں پر۔ اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو اور ہم نے چنا انہیں اور ہم نے ہدایت دی انہیں سیدھے راستے کی طرف۔

تشریح:

اس آیت کریمہ میں باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرما رہا ہے کہ ہم نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے آباؤ اجداد کو اور ان کی اولاد کو ہدایت بھی دی سیدھے راستے کی طرف اور ہم نے انہیں جہانوں پر منتخب بھی فرمایا۔ اس آیہ کریمہ کے مطابق۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی حضرت تارح علیہ السلام اور اوپر حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام تک اور نیچے حضرت اسمعیل کی اولاد میں اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آگے حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی اوپر حضرت اسمعیل علیہ السلام تک اور اس طرح ہمارے نبی کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ آگے اوپر تک یہ سب مسلمان بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے برگزیدہ بندے بھی ہیں۔ یہ پروردگار عالم قرآن حکیم میں فرما رہا ہے۔

کیونکہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت اسمعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد پاک میں سے ہیں۔

☆☆☆☆

30 اگست 2005ء بروز منگل بعد نماز فجر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں بیٹھ کر لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح اقدس پر اتنی رحمتیں نازل فرمائے کہ جتنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمت ہے۔ اس بات کا میں عینی گواہ اور شاہد ہوں کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے سفر کے دوران پہاڑ ہی پہاڑ ہیں لیکن وہ پہاڑیاں کہ جن کو نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہے انہیں آج بھی لوگ بڑی عزت کی نگاہ کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ مثلاً غار حرا، جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت اور بندگی کیا کرتے تھے۔

آج بھی عشاق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کی زیارت کرتے ہیں۔ حالانکہ غار حرا کے اردگرد بہت سارے اور بھی پہاڑ ہیں لیکن ان کی زیارت کے لیے کوئی اہتمام نہیں کرتا۔ بالکل اسی طرح ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔

غار ثور۔ جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین دن اور تین راتیں وہاں بسر کی۔ آج بھی پوری دنیا کے مسلمان اس غار ثور کی زیارت کو جاتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو اس غار کی زیارت سے منور کرتے ہیں۔

غار حرا اور غار ثور کو نسبت ہوئی سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے تو اسی نسبت نے انہیں باقی پہاڑوں سے منفرد اور ممتاز بنا دیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد ماجد سید، طیب، طاہر، عابد، زاہد، مومن عفیف، سید المسلمین فی الاولین والآخرین اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ، عفیفہ، مومنہ، سیدۃ النساء، خیر النساء فی الاولین والآخرین کی نسبت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

والدین گرامی ہیں۔

یہ بات آپ کے ذہن نشین رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس و مکرم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ازل سے چُن لیا تھا کیونکہ ان نفوس قدسیہ کو اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین ہونے کا شرف واعزاز عطا فرمانا تھا۔

لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بے مثال اور ہر قسم کے نقص، خامی، صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بلکہ خلاف اولیٰ باتوں سے بھی محفوظ رکھا تھا۔

سابقہ الہامی کتب میں والدین رسول اکرم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفات کو بیان فرما دیا۔ جن کی وجہ سے یہودی اور کاہنہ عورتیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی سے پہلے ہی پہچان گئیں تھیں کہ یہ خوش نصیب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے آخری پیغمبر کے والدین گرامی ہیں۔

صفات اعلیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بقول حضرت عبدالمصطفیٰ اعظمی مصنف سیرت النبی مصطفیٰ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام بیٹوں میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ صاحب تقویٰ خوبصورت، متقی اور اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔ اور نور مصطفیٰ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی پیشانی مبارک سے چمکتا

تھا۔اس وجہ سے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے بہت پیار کرتے تھے۔

جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان ہوئے تو بے شمار رشتے آئے لیکن حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس شریف النفس لڑکی کی تلاش تھی ان تمام صفات کی حامل کوئی ایسی لڑکی نظر نہ آئی کہ جس میں تمام کی تمام صفات بدرجہ اتم پائی جائیں۔

مگر آخر کار حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ تمام صفات آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بدرجہ اتم موجود پائیں۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمام کی تمام خوبیاں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جمع فرمادیں کیونکہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدہ رسول گرامی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے زمانے کی تمام لڑکیوں سے بے مثل و بے مثال تھیں۔اسی طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین کو ہر نقص، خامی وعیب سے پاک اور مبراء پیدا فرمایا بلکہ ہر قسم کی خلاف اولیٰ باتوں اور اعمال سے بھی انہیں محفوظ رکھا۔

حضور اکرم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین تمام صغیرہ وکبیرہ، دونوں قسم کے گناہوں سے محفوظ ہیں۔میرا اس بات پر یقین محکم ہے۔

اور یہ کہ تمام الاولین والآخرین مردوں میں، انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام الاولین والآخرین عورتوں میں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چن لیا کیونکہ انہیں حضور گرامی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا والدین بنانا تھا اور اولین والآخرین تمام مسلمانوں میں سے انہیں پسند فرمایا۔لہذا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کے والدین مثالی تھے۔

اس دلیل سے یہ بات بھی اظہر من الشمس واضح ہو جاتی ہے کہ آپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین کا ثانی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جیسا اولین والآخرین میں کوئی والدین ایسے طیب وطاہر، مومن، زاہد، عابد، عفیف تھے، نہ ہیں اور نہ ہی کبھی ہوں گے۔ مجھے عظمت رب کعبہ کی قسم، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دنیا میں یہ عزت عطا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں والدین رسول اکرم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اعزاز و شرف بخشا اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن حکیم پارہ نمبر 15 سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا۔

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ترجمہ: آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمادے گا۔

تو جب نبی کریم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقام محمود پر فائز ہوں گے اور تمام الاولین والآخرین آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف کریں گے۔ اس وقت اچانک اعلان ہوگا اور منادی ندا لگائے کہ حضور اکرم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لا رہے ہیں۔ تو اس وقت حضور پرنور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے والدین کریمین کے ادب و احترام کے لیے کھڑے ہو جائیں گے تو تمام الاولین وآخرین بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین کے ادب و احترام کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔

یہ عظمت اور شان و شوکت والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی، تمام اولین

وآخرین کو، اللہ تعالیٰ جل جلالہ قیامت کے دن دکھائے گا۔ اور اس وقت سب انسانیت کو والدین رسول گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان ومرتبہ ومقام یقیناً سمجھ میں آجائے گا۔

لیکن اس وقت یہ ماننا کچھ فائدہ نہیں دے گا۔ آج وقت کی اہم ضرورت ہے کہ تمام مسلمان جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ وہ سچے دل کے ساتھ والدین رسول گرامی کے پکے اور باادب غلام بن جائیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کی محبت کو اپنے قلوب میں جاگزین کریں ورنہ حشر کے میدان میں ماننے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں گر مان گیا

آج وقت بھی ہے اور فائدہ بھی ہے کہ غلام والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بن جائیں وگرنہ میدان حشر میں پچھتاوے اور افسوس کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بقول شاعر:

وقت یہ کافی ہے قطرہ آب خوش ہنگام کا
جب جل گیا کھیت تو پھر مینہ برسا کس کام کا

میدان حشر میں، قیامت کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت وشان ومرتبہ اور غلامان رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان دیکھنے والی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین گرامی جنت کے سب سے اوپر والے طبقے میں ہوں گے اور غلامان والدین رسول بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔

اے اللہ تعالیٰ جل جلالہ بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وبحق فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بحق ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحق حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا نام بھی ہمیشہ کے لیے غلامان والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں لکھ لے۔

جنت میں مجھ احقر کو مندرجہ بالا نفوس قدسیہ کے طفیل والدین رسول عربی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں مقام عطا فرما۔ بحق محمد نبی کریم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ (آمین)

10 رمضان المبارک بروز بدھ تاریخ 9-10-2006

والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منفرد خصوصیت

یہ میرا محکم ایمان اور عقیدہ ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم اسلام کے والدین، مومن، موحد اور صاحب تقویٰ اور انبیائے کرام علیہم اسلام کے آباؤ اجداد تمام موحد، مومن اور صاحب تقویٰ تھے۔ تو جب تمام انبیائے کرام علیہم اسلام کے والدین مومن موحد اور صاحب تقویٰ اعلیٰ درجے کے تھے، تو پھر غور فرمائیں کہ میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد کی کیا شان ہوگی۔

کیونکہ جس طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اس طرح میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین اور آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد کی شان بھی بہت اعلیٰ ہے۔

غرض کہ جتنے بھی اولیائے کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گذرے ہیں ان کے والدین اعلیٰ درجے کے صاحب تقویٰ اشخاص تھے۔

حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، (المعروف حضور سیدی داتا گنج بخش)
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، (المعروف حضرت سیدنا غوث اعظم) حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

ان تمام مذکورہ بالا اولیائے کرام کے والدین مقدس طیب، مومن اور طاہر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقدس بندے ہیں تو پھر سوچیں کہ جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے اولیاء کرام کے والدین کو عام انسان نہیں بلکہ انتہائی صاحب تقویٰ بناتا ہے تو پھر اندازہ فرمائیں کہ تمام انبیاء کرام کے سردار فخر دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس والدین کی کیا شان اعلیٰ ہوگی۔

میرا ایمان ہے کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی شان بہت بلند و ارفع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کی پاکی اور عظمت کو قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔ اور حضرت مریم سلام اللہ علیہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ لہذا آپ کی بہت عظمت اور شان ہے۔

حضرت سید فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی بہت عظمت اور شان ہے کہ آپ امام الانبیاء کی مقدس صاحبزادی ہیں اور حضرت سیدنا امام حسین اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ ہیں۔ احادیث مبارکہ میں میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کی بہت عظمت اور شان کو بیان فرمایا ہے۔

اسی طرح حضرت خدیجہ الکبریٰ کی بھی بہت عظمت اور شان ہے کہ آپ ام المومنین ہیں، سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نانی صاحبہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کی بہت عظمت و شان کو بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح سیدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی بہت شان ہے کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی

آپ والدہ ماجدہ ہیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں اور ہمارے آقا اور پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جدہ اعلیٰ ہیں۔

اسی طرح حضرت سارہ سلام اللہ علیہا کی بہت عظمت اور شان ہے کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ اور انبیاء کرام سلام اللہ علیہم کی جدہ اعلیٰ ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام مومنین کی ماں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی پاکی اور عظمت کو قرآن حکیم میں بطور خاص بیان فرمایا ہے۔ احادیث مبارکہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کی بہت عظمت اور شان کو بیان فرمایا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا خلیفہ اول جانشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس، طیبہ، طاہرہ بیٹی ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت شان ہے۔ کہ خلیفہ الثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس صاحبزادی ہیں اور تمام مومنین کی ماں ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت شان ہے کہ آپ میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضاعی ماں ہیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ سلام اللہ علیہا کی دربار خداوندی اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں بہت زیادہ شان ہے۔

اس طرح حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت زیادہ شان ہے کہ آپ ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ ہیں۔ اور مشہور صحابی رسول حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر صحابی رسول صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی دادی صاحبہ ہیں۔اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بہت ہی پیارے چچا ہیں۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس اور پیارے چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ علیہما کی ارواح مقدسہ پر کروڑوں رحمتیں ہوں اور یہ لحہ تا قیامت میری طرف سے اتنی مرتبہ مئودبانہ سلام ہو جتنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔اسی طرح حضرت حوا سلام اللہ علیہا اور حضرت آسیہ سلام اللہ علیہا کی بہت عظمت اور شان ہے۔

لیکن تمام اولین وآخرین عورتوں میں سے جس ہستی کا کسی عورت کو ثانی نہیں بنایا ہے اور تمام اولین وآخرین عورتوں میں سے وہ عورت کہ جس جیسی کسی عورت کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے پیدا نہیں فرمایا ہے،کوئی اس کی مثل، نہ ہے اور نہ ہی کبھی قیامت تک ہوگی۔

وہ میرے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ طیبہ طاہرہ عابدہ عفیفہ معصومہ، محفوظہ، مئوحدہ، مئومنہ، سیدۃ النساء فی الاولین والآخرین سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں کہ جن کی روح پاک اور جسم مقدس پر اللہ تعالیٰ کی اتنی رحمتیں ہوں اور میری طرف سے اتنی مرتبہ مئودبانہ وعاجزانہ سلام ہو ہر گھڑی قیامت تک اور بعد از قیامت بھی کہ جتنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمت ہے۔

اس طرح حضور اکرم محمد مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مردوں میں نبیوں اور رسولوں کے بعد کوئی ثانی نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی اتنی رحمتیں ہوں قیامت تک اور میری طرف سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک اور جسم مقدس پر اتنی مرتبہ سلام ہو قیامت تک اور بعد از قیامت بھی کہ جتنی اللہ تعالیٰ

کی رحمت ہے۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی ولادت کی بہت عظمت اور شان ہے لیکن میرے آقا محمد مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثل کوئی بھی نہیں ہے۔

اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم اسلام کے والد گرامی مقدس ہیں مومن وموحد ہیں لیکن میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔

اگر تمام انبیائے کرام علیہم اسلام کے والدین مقدس کی خوبیوں کو جمع کریں تو پھر بھی میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین کی خوبیوں کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔

عرب شعراء کا بارگاہ والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ میں نذرانہ عقیدت

علامہ نبھانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے ایک قصیدہ میں جس کو امام یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نذر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

ماتت ام النبی و ھو ابن ست

وابوہ و بیتہ الا حشاء

ترجمہ: نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی واالدہ ماجدہ وصال فرماگئیں تو آپ محمد صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی عمر پاک چھ سال تھی اور آپ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی والدہ محترمہ کے بطن اطہر میں تھے جب آپ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی وصال فرما گئے۔

ثم احیاھما القدیر محاذا

شرف الدین حبز الاحیاء

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ قادر مطلق نے ان دونوں کو زندہ کر دیا اس طرح انہوں نے مسلمان ہونے کا شرف پالیا کیا کہنا اس زندہ کیے جانے کا:

و ھما ناجیاں من غیر شک

فترۃ اوحیاء او خفاء

ترجمہ: اور وہ دونوں یعنی نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین بلاشبہ بخشے ہوئے ہیں یا تو فترت میں پیدا ہونے کے باعث یا زندہ کیا جانے کے طفیل یا اس لیے کہ وہ حنیف تھے یعنی بُت پرستی سے بیزار تھے اور توحید پرست تھے۔

کیف ترجی النجلۃ للناس ممن

مااتی والدین منہ النجاء

ترجمہ: وہ لوگ بخشش کی کیا امید رکھتے ہیں جو دین کے سرچشمے سے بے خبر ہیں۔

ایرون الدعا ما کان منہ

لما او دعا و خاب الدعاء

ترجمہ: کیا ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں ہے کہ نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی تھی تو یہ ناممکن ہے کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم دُعا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس دُعا کو قبول نہ فرمائے۔

امام یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار کی مختصر تشریح

ان اشعار میں حضرت امام یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے واضح فرمایا ہے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس پکے موحد اور توحید پرست تھے اور کیوں نہ ہوتے کیونکہ ان کے جدامجد توحید پرست تھے اور یہی وجہ ہے کہ حضور گرامی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو وحدہ لاشریک ماننے کا صحیح معنوں میں مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں ہوں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین پر۔ (آمین)

اور حضرت امام یوسف نبہانی نے بتا دیا کہ والدین رسول گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دعائے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور شرف رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خاطر زندہ فرما دیا اور اب وہ دونوں، یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امت مسلمہ کی سب سے افضل نفوس قدسیہ ہیں۔ اور ان کے مقابلے کا یا ان سے برتر پوری امت مسلمہ میں اور پہلے انبیاء کرام کی امتوں میں سے کوئی ثانی نہیں اور ان اشعار میں واضح طور پر امام یوسف نبہانی نے واشگاف الفاظ میں فرما دیا ہے کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین میں سے ایک کے بارے میں بھی یعنی ان کے موحد ہونے میں تھوڑا سا شک کریں وہ مردود

ہیں بارگاہ خداوندی میں اور پکے جہنمی ہیں۔

ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین گرامی پکے مومن، موحد اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کے افضل ترین نفوس قدسیہ ہیں۔

حضرت امام ابومیری رحمتہ اللہ علیہ

اپنے قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں۔

فحصنیاء لا منة الفضل

الــزی شــرفــت بــی حــوا

ترجمہ: مبارک ہو سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ انہیں وہ اعزاز حاصل ہوا کہ جو حضرت حوا کو بھی نہیں ملا۔

یــوم نــالــت بــوضــعــه ابــنـة وهـب

مــن مــخــار مــالــم تـنـلـه الـنـسـاء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایسا شرف حاصل ہو گیا جو دوسری عورتوں کو نہیں ہوا۔

فــاق الـنـبـيـس فــی خـلـق و فـی خلق

ولــم یــدانــوه فــی عــلــم و کــرم

ترجمہ: سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی قوم کے پاس ایک افضل بہترین ہستی کو لے کر آئیں جو

اس سے بھی افضل ہے جو کنواری مریم اپنے لوگوں کے پاس لائی تھیں۔

امام بومیری نے واضح طور پر فرمادیا کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لائق صد مبارک باد ہیں اور سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ بننے کی وجہ سے وہ مرتبہ اور مقام حاصل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہ جو اولین و آخرین عورتوں میں سے آج تک نہ کسی کو نصیب ہوا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو نصیب ہوگا۔

نضر بن حارث قریش کے ان مفسدوں میں سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تنگ کرنے میں پیش پیش تھا۔ جنگ بدر کے موقع پر وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا۔ اس کی بیٹی قتیلہ بنت نضر بن حارث نے اس موقع پر کچھ شعر کہے اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھجوائے اور ان میں یہ شعر بھی تھا کہ جس میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح ظاہر ہوتی ہیں۔

آمحمد ولانت فئن نجیبة

فی قومها والفحل فحل معرق

ترجمہ: اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ ایک شریف نجیب عورت کے فرزند ہیں جو اپنے قبیلے میں بڑی معزز و مکرم ہیں اور ان کا شوہر بھی ایک شریف اور بہت بہادر ہے۔

اے والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بے شمار رحمتیں ہوں اور میری طرف سے ہر لمحے اتنی بار مؤدبانہ سلام ہوں کہ جتنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمت ہے۔

عرب شاعر شہاب الدین محمود ولادت نبوی کا تذکرہ فرماتے ہیں

و آمنہ لم تلق فی حملک الاذی

وقد آمنت من کل ضیم و شدۃ

ترجمہ: اے رسول برحق صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب آپ شکم سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تھے تو سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس سے کوئی بوجھ یا تکلیف نہیں محسوس ہوئی بلکہ وہ ہر زیادتی اور سختی سے یہیں مامون ومحفوظ ہو گئیں ہیں۔

و قیل لھا فی السر آمنۃ ابشری

بحمل رسول اللہ خیر الخلیقہ

ترجمہ: سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رازداری سے بتا دیا گیا تھا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو خوشخبری ہو آپ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے رسول کی ماں بننے والی ہیں جو تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں۔

و قد ابصرت نوراً اضاء ھا بہ

معاھد بصریٰ کلھا و تجلت

ترجمہ: اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ولادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت ایک روشنی دیکھی تھی جس کے سبب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شہر بصریٰ کے تمام مکانات اور محلات واضح طور پر دکھائی دیتے تھے۔

ایک اور عربی شاعر نے کہا ہے:۔

یا خیر من جآء و الوجود تحیة

من مرسلین الی الھدی بک جآء وا

ترجمہ: اے وہ ہستی جو ان منتخب انبیاء کرام علیہم السلام میں افضل ہیں جو دنیا میں اسلام کا پیغام بن کر آئے وہ سب آپ کے سبب آئے اور میثاق ازل کے بعد آئے۔

جس طرح میرے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیائے کرام علیہم السلام میں زہد و تقویٰ، مرتبہ اور مقام حسب ونسب اور عزت وعظمت کے لحاظ سے بارگاہ خداوندی میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں بالکل اسی طرح میرے نبی کے والدین گرامی سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد باقی اولین والآخرین لوگوں میں سے سب سے ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

بیت النبیین الذی لا یلتقی

الا الحنائف فیہ والحنفاء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو نبیوں کا گھرانہ ہے اور جس میں صرف توحید پرست حنفاء، مرد و عورتیں ہی باہم ازدواج میں منسلک کیے جاتے رہے۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد سب صالح اور توحید پرست تھے۔

خیر الابوۃ حازھم لک آدم

دون الانام و اخرزت حوآء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان نفوس قدسیہ کی پشت پاک میں رکھا جو سب کے سب بھلے لوگ تھے۔ دوسرے لوگوں میں کوئی ان کا ثانی نہیں تھا۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جن

امھات کو حضرت حوا سلام اللہ علیھا نے اپنے پاک رحم میں رکھا وہ بہترین مائیں تھیں۔

اسی طرح اردو زبان کے شعراء نے بھی سیدہ طیبہ طاہرہ موحدہ مومنہ عفیفہ معصومہ خیر النساء فی الاولین والآخرین سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور اپنا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔

بانی قومی ترانہ حفیظ جالندھری لکھتے ہیں۔

سلام اے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال اے محبوب سبحانی

سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

جناب عارف رحمانی کہتے ہیں:

اے جگر گوشۂ آمنہ السلام

حاصل مقصد دوسرا السلام

صاحب مسدس فرماتے ہیں:

ہوئے، پہلوئے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہویدا

دعائے خلیل علیہ السلام و نوید مسیحا علیہ السلام

حضرت صائم رقم طراز ہیں:

واہ رتبہ تیرا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نور ہے آپ کا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کب کسی کے مقدر میں ہے وہ عزت

جو آپ کو ملی ہے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ساری توحید ہے تیری آغوش میں

مومنہ مسلمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کس کو ایمان ان سے بڑھ کا ملا

گھر ہیں ایمان کا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ مالک ہیں کوثر کی فردوس کی

نور حق ضیاء سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سارے نبیوں کا سلطان و سردار ہے

آپ کا لاڈلا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ ملکہ ہیں جنت الفردوس کی

آپ پر ہیں ہم فدا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سب فرشتوں کی جھکتی جبیں ہے جہاں

وہ ہے حجرہ تیرا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

از ازل تا ابد پاک ہی پاک ہے

سب تیرا گھرانہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اس محتاج صائم پر بہر خدا

ہو نگاہ عطا سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

☆☆☆☆☆

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی کی چمک

چونکہ نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس پیشانی مبارک میں چمکتا تھا اور ہر خاص و عام کو معلوم تھا کہ حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی آخر زمان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔

اسی وجہ سے عرب کی تمام عورتوں کی خواہش تھی کہ والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہونے کا شرف و اعزاز انہیں ہی نصیب ہو جائے۔ لیکن حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی طے پائی اور یوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ چنانچہ امام احمد بن زینی رحمتہ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ جلد اول نمبر 30، تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ نمبر 183 پر لکھتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیارے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جن کا میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بہت زیادہ عزت و تکریم فرماتے تھے۔ کیونکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا ہیں۔ لیکن قیامت کے دن میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس والدین حضرت سید عبداللہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میدان محشر میں تشریف لائیں گے تو میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت و تکریم کا کیا عالم ہوگا۔

میری خواہش ہے اور اللہ کے حضور دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ کبھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس چچا جان حضرت سید حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے

میں مجھے خواب میں وہ منظر دکھلا دے کہ ایک جانب سے میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لا رہے ہوں اور دوسری جانب میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لا رہی ہوں، یعنی کتنے پیار کے ساتھ میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے والدین مقدس کو ملتے ہیں۔

میرے دل کی خواہش ہے کہ میرا رب جل جلالہ مجھے وہ منظر دکھلا دے۔

فرمانِ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لم تبق امراة فی قریش الا مرضت بآمنة لیلة دخل عبداللّٰہ

ترجمہ: ''کہ جس رات حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اس وقت قریش کی ہر عورت افسوس وغم کی وجہ سے بیمار ہوگئی''

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

احصوا مائتی امراة من بنی مخزوم و بنی عبدمناف متن ولم یتزوجن اسفا علی ما فاتهن من عبدالله.

حوالہ: الطبقات الکبری جلداول صفحہ نمبر 62، سیرۃ الحلبیہ جلداول صفحہ نمبر 63

ترجمہ: ''دوسو عورتیں ایسی تھیں بنی مخزوم اور بنی عبدمناف میں کہ جنھوں نے مرتے دم تک، حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شادی نہ ہونے کی وجہ سے ''شادی نہ کی تھی''۔

حضرت سید عبدالمطلب فرماتے ہیں

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی بات چلتی ہے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات کو دیکھتے ہیں اور کبھی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت وشان اور اوصاف حمیدہ پر نظر کرتے ہیں تو بے ساختہ یوں ارشاد فرماتے ہیں:

"لم یعر ض علی امراۃ تستقیم لابنی غیرھا"۔

ترجمہ: "حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ میرے سامنے کوئی بھی ایسا رشتہ نہیں آیا جو میرے بیٹے کے کمالات کے پیش نظر درست ہو"۔

یعنی حضرت عبدالمطلب جن اوصاف کی حامل خاتون کا رشتہ چاہتے تھے وہ تمام اوصاف و کمالات حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

حضرت سید عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے یہ بات بھی معلوم ہو رہی ہے کہ حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس پیشانی میں نور محمدی چمکتا تھا۔اور حضرت سید عبدالمطلب چاہتے تھے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثالی ہیں اور جامع الصفات ہیں اسی طرح والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی مثالی ہونی چاہیے۔

اور وہ صفات حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں موجود تھیں جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیارے دادا جان چاہتے تھے۔

حاصل

ماقبل ان باتوں کے جاننے کے بعد میرا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ ازل سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدگرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چن لیا تھا۔ بس یہی وجہ ہے کہ ہر خوبی ان کی ذات پاک میں جمع فرمادی اور ہر عیب، نقص، خامی، صغیرہ وکبیرہ بلکہ والدین رسول گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے مجھ پر بھی دنیا، قبروآخرت میں خصوصی کرم فرمائے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین کے طفیل مجھے دنیا، قبر اور آخرت کی ہر پریشانی، تکلیف، مصیبت، بیماری محتاجی سے محفوظ فرمائے اور ہر نعمت مجھ کو، والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں عطا فرمائے۔ آمین اور مرتے دم تک ان کا باادب غلام بنائے اور رکھے۔

بحق والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دورِ جاہلیت اور والدین کریمین کا عظیم کردار

دورِ جاہلیت میں جبکہ شراب عام تھی، زنا عام تھا، قتل وغارت عام تھی اور شراب نوشی کو اچھا تصور کیا جاتا تھا۔ بلکہ ہر کوئی ان تمام بُرے خصائل اور اعمال پر فخر کرتا تھا۔ مردوں اور عورتوں کا اختلاط عام تھا۔ یہاں تک کہ نامحرم مرد اور نامحرم عورتیں اگر اکٹھے ہوں تو اس کو کوئی بُرا نہیں سمجھتا تھا۔ یعنی مرد اور عورتوں کا اختلاط اور باہمی میل جول رواج تھا۔

لیکن اس دور جاہلیت میں بھی والدہ رسول مکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک انتہائی پردہ دار خاتون تھیں۔

چنانچہ علامہ جلال سیوطی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حافظ صلاح الدین علائی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انها مخدرة مصونة محجوبة فى البيت لا تجتمع بالرجال

ترجمہ: بے شک سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کمال درجے کی باپردہ خاتون تھیں اور گھر سے باہر نہیں نکلتی تھیں صاحب تاریخ الخمیس جلد اول 184 صفحہ پر رقم طراز ہیں۔ کہ علمائے امت بیک زبان اس بات کے معترف ہیں کہ:

و هی یومئذ سیدة نساء قومها

ترجمہ: ''سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دور میں ساری قوم کی عورتوں کی سردار تھیں'' صاحب دلائل النبوۃ جلد 1 صفحہ 102 پر رقم طراز ہیں۔

فاعطى الله آمينة من الجمال والكمال

ما كانت تدعى به حكيمة قومها

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حُسن و جمال، رفعت و کمال کی ان بلندیوں پر فائز فرمایا تھا کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی قوم کی دانا ترین عورت کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن کثیر سیرۃ النبوۃ جلد اول صفحہ 204 پر لکھتے ہیں۔

و هي يومئذ افضل امراة في قريش نسباً و موضعاً

ترجمہ: سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نسب و مرتبہ کے لحاظ سے قریش کی افضل ترین خاتون تھیں''

مصنف دلائل النبوۃ جلد دوم صفحہ نمبر 13 پر لکھتے ہیں۔

اشرف عقبلة في قريش

''سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قریش کی شریف اور پردہ نشین عورتوں میں سب سے زیادہ ذی شرف ہستی تھیں''۔

حضرت سید عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلمات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا جان حضرت سید عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مبارک کلمات اس وقت ارشاد فرمائے تھے جب میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیف بن ذی یزن کے ساتھ مخاطب تھے۔ اور یہی مبارک کلمات میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاک دادا جان حضرت سید عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شان اقدس میں ارشاد فرماتے:

كريمة من كرائم قومي آمنه بنت وهب بن عبد مناف

ترجمہ: میری قوم کی عورتوں میں سے ایک بزرگ، ذی شرف عورت آمنہ بنت وھب بن عبد مناف ہیں۔

یہ بہت بڑی عظمت ہے کہ میرے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت وشان کو میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا جان بنفس نفیس ارشاد فرما رہے ہیں۔

حالانکہ بارگاہ خداوندی میں تو خود حضرت عبدالمطلب کا درجہ اور مقام بہت بلند ہے۔ صاحب تاریخ الخمیس جلد اول نمبر 182۔

اسی طرح میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی سید حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اطراف عالم میں چرچا تھا۔ اور جب حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے اپنے مبارک قدموں سے اس کائنات ارضی کو رونق بخشی تھی تو احبار شام کو یقینی طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ آج رات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سیدی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ہو چکی ہے۔

درخت سے آواز آنا

حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی خشک درخت کے نیچے بیٹھتے تھے تو وہ درخت سرسبز وشاداب ہو کر حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی ٹہنیاں جھکا دیتا اور جب آپ تشریف لے جاتے تو پھر پہلی حالت پر آ جاتا۔

حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب درخت کے نیچے بیٹھتے تو نیچے سے یہ آواز سنائی

دیتی تھی۔

سلام علیک ایھا المستودع ظھرہ نور محمد

ترجمہ: ''یعنی اے وہ ذات گرامی جس کی پشت مقدس میں نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ودیعت کیا گیا ہے، تم پر سلام ہو''۔

تو معلوم ہوا کہ درخت بھی میرے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سیدی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب واحترام کرتے تھے اور حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام عرض کرتے تھے۔

اگر درخت میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس کا ادب و احترام کریں، تو کوئی انسان ہو کہ میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس کا ادب واحترام اور والدین رسول گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعظیم وتوقیر نہ کرے تو پتہ چلا کے وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ اس سے تو درخت ہی اچھے ہیں جو میرے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین کا ادب واحترام بھی کرتے ہیں۔ ان پر سلام بھی عرض کرتے ہیں اور ان سے پیار بھی کرتے ہیں۔

والدِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان

حضرت عبداللہ رضی تعالیٰ عنہ میرے آقا اور پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس اور بے مثل والد گرامی ہیں کہ جن کی مثال انبیاء کرام علیھم اسلام کے بعد نسل انسانی تا قیامت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کو ہمہ گیر صفات کی حامل شخصیت

بنایا تھا۔ سیرت، صورت، عفت و پارسائی میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اپنی مثال آپ تھے۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی مقدس پیشانی میں چمکتا تھا۔ چنانچہ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سیرت مصطفیٰ میں رقم طراز ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل میں شکار کے لیے تشریف لے گئے ملک شام کے یہودی علامتوں سے پہچان گئے تھے کہ نبی آخرالزمان کے والد ماجد یہی ہیں۔ اور یہودیوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاک وطیب، طاہر اور بے مثل، بے مثال والد گرامی کی حفاظت فرمائی۔ لہذا معلوم ہوا کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح سے پہلے ہی لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے آخری نبی کے والد گرامی ہیں۔ اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ سابقہ الہامی کتب، زبور، تورات، انجیل میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کی صفات کو بیان فرمادیا تھا تب ہی یہودی آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان گئے کہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد ماجد یہی ہیں۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح سے قبل عرب کی بے شمار عورتوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکاح کی پیشکش کی اور اپنی دولت بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس پر نچھاور کرنے کو کہا۔

لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعراض فرمایا اور مال ومتاع کی ایک رتی برابر بھی پروانہ کی۔

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہوگئی تو بنت نوفل جو ورقہ بنت نوفل کی بہن تھی۔ وہ بتاتی ہے کہ بنو ہاشم سے ایک نبی ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد بے رخی کی وجہ پوچھی گئی تو بنت نوفل نے کہا اے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیری پیشانی میں کل جو نور ضوفشاں تھا آج غائب ہے۔ اسی طرح فاطمہ بنت مر نے شادی کے بعد اعراض کیا اور کہا وہ نور کل ضوفگن تھا مگر آج نہیں اس نے یہ بھی کہا بخدا میں زانیہ نہیں ہوں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی میں ایک نور دیکھا اور اس کی تمنا کی مگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو یہ منظور نہیں تھا کہ یہ سعادت مجھے ملے۔ اور پھر فاطمہ بن مر نے یہ شعر پڑھا:

لله مازهرية سلبت ثوبيک ما استلبت و ماتدری

بخدا بنو زہرہ کی دوشیزہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ مطاع چھین لی اور اے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو علم بھی نہ ہوا۔

ایک اور عورت "لیلیٰ عدویہ" کی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد اعراض کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے بھی یہی جواب دیا "لیلیٰ عدویہ" نے کہا اے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آپ شادی سے پہلے میرے پاس سے گزرے تو آپ کی مقدس پیشانی میں ایک نور جلوہ گر تھا میں نے آپ سے شادی کی پیشکش کی تو آپ نے انکار کر دیا۔ تو وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئیں۔ ماقبل ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ

عرب کی عورتوں کو سابق کتب کی روشنی میں بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاک پیشانی میں نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چمکنے کی وجہ سے بھی پکا پتہ تھا کہ یہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ نمبر 14

24 سال کی عمر مبارک میں حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہو گیا اور نور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو کر حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ گر ہو گیا۔

حضرت امام سہیلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے الروض لانف میں رقم طراز ہیں کہ اکثر علما کی رائے یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پنگھوڑے میں تھے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر دو ماہ تھی جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔

لیکن مشہور اور اصح قول یہ ہے۔ اور جس کو شیخ عبدالحق نے نقل کیا ہے کہ جب حمل شریف کو دو ماہ پورے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا پاک حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ کو کھجوریں لینے کے لیے مدینہ بھیجا یا تجارت کے لیے ملک شام روانہ کیا وہاں سے واپس لوٹتے ہوئے مدینہ شریف میں اپنے والد کے ننہال عدی بن بخار میں ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد وصال فرما گئے اور مدینہ شریف میں دار نابغہ میں مدفون ہوئے۔

درست بات یہی ہے کہ میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب

اپنی والدہ ماجدہ سیدہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ معصومہ حضرت آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے بطن اطہر میں جلوہ فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال گئے۔ اللھم اشھد فی الدنیا والاخرہ، سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ربیع الاول کی ایک چاندنی رات میں یہ خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اے سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا آپ اس قوم کے سردار کی ماں بننے والی ہیں۔ فرشتے نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ جب بچہ پیدا ہو تو بارگاہ الٰہی میں یہ التجا کرنا کہ میں اسے خدائے واحد کی پناہ میں دیتی ہوں اور ہر حاسد کے شر سے۔ پھر اس بچے کا نام محمد رکھنا۔ (حوالہ۔ کتاب سیرت سیدہ آمنہ)

تصنیف ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن الشاطی

علامہ حلبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سیرت حلبیہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ مجھے ایک فرشتے نے صدا دے کر کہا۔ انک حملت بسیدة هذه الامة و نبیھا: یعنی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ اس امت کے سردار اس امت کے نبی کی ماں بننے والی ہیں۔ (حوالہ سیرۃ الحلبیہ جلد اول صفحہ نمبر 77)

لہذا میں کہتا ہوں کے قائد اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کو علم نہ تھا کہ میرا یہ بیٹا بڑا ہو کر بانی پاکستان بنے گا۔

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ کو علم نہ تھا کہ میرا یہ بیٹا بڑا ہو کر مصور پاکستان بنے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عزت وعظمت کی قسم میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو علم تھا کہ میرا یہ بیٹا بڑا ہو کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا نبی ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ حجتہ الوداع کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ، سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہاں آبدیدہ ہو گئے اور مجھے فرمایا یہاں رکو، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بہت دیر کے بعد تشریف لائے تو تبسم فرما رہے تھے۔ میں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا کہ ''میں اپنی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک پر گیا تھا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے سوال کیا کہ انہیں زندہ فرما دے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں زندہ فرما دیا۔ میری والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ پر ایمان لائیں اور پھر وصال فرما گئیں۔

(الروض الانف صفحہ نمبر ۱۱۳۔ شان رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ عقائد صحابہ کی روشنی میں)

امت حدیث پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تائید امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عظیم آئمہ اور محدثین نے کی ہے۔ جن میں چند نام یہ ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ

حافظ شمس الدین دمشقی رحمتہ اللہ علیہ

امام سھیلی رحمتہ اللہ علیہ

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔

امام ابن شاہین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کثرت ترق سے اس حدیث کا ضعف دور ہو گیا ہے۔ (حوالہ۔ اشعۃ اللمعات جلد اول، صفحہ نمبر ۷۶۵)

اصول حدیث کا قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی حدیث فضیلت میں ہو تو وہ حدیث ضعیف تر ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر وہ فضیلت میں ہو تو معتبر ہے۔ لہذا یہ حدیث پاک حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت وشان میں ہے۔ لہذا بالکل درست ہے۔

اس حدیث پاک سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی عظمت ہر ایک کے سامنے بالکل نمایاں ہو جاتی ہے۔ اور سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مؤمنانہ عظمت ومقام وشان ہر انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

وہ مٹی جو آقا علیہ الصوۃ والسلام کے پاک جسم کے ساتھ لگ جائے لیکن اسے فقط قرب مکانی حاصل ہے اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود علمائے امت نے لکھا ہے کہ:

ما صنم اعضائہ الشریفہ فانہ افضل مطلقاً

حتی من الکعبۃ والعرش والکرسی

المرقات المفاتیح جلد دوم صفحہ نمبر (۱۹۰)

ترجمہ: جو جگہ حضور گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس جسم کے ساتھ ملی ہوئی مٹی کائنات کی ہر شے سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ، کرسی، عرش الٰہی پر بھی فضیلت رکھتی ہے۔تو معلوم ہوا کہ اگر مٹی جو جسم رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ لگی ہوئی ہے وہ عرش، کعبہ، کرسی بلکہ کائنات کی ہر شے سے افضل ہے تو اس قسمت والی، عظمت والی، ماں کی عظمت کا اندازہ کون لگائے گا کہ جس کے بطن اطہر میں میرے آقا (۹) ماہ جلوہ گر رہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب میرے آقا کا ابوا شریف کے مقام سے گذر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قبر انور پر حاضر ہوئے تو میرے آقا علیہ الصلوۃ والسلام رو پڑے چنانچہ حدیث کے لفظ ہیں۔

وبکی عندہ وبکی المسلمون لبکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ترجمہ: اور قبر انور پر اس قدر روئے کہ حاضرین مسلمان بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھ کر رونے لگے جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے رونے کا سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ تعلیہ والہ وسلم نے ارشاد نے فرمایا۔

ادر کتنی رحمتها فبکیت

ترجمہ: مجھے اپنی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شفقت اور مہربانی یاد آ گئی تو میں رو پڑا۔

حوالہ: الطبقات الکبریٰ۔ جلد اول صفحہ نمبر 117-116

تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ نمبر 230

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بچپن میں یتیم ہو جانا

صاحب شرف النبی علامہ نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ:

"جب میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر میں جلوہ گر تھے تو حضور گرامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد محترم و مکرم حضرت سید عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے۔ تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی، یارب العالمین تمہارے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یتیم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا"۔

اے فرشتو: اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تربیت اور پرورش کرنے والی ذات میری ہے۔ لہذا تم تمام انبیائے کرام علیھم السلام کی خوبیاں انہیں عطا کر دو پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انبیائے کرام علیھم السلام کی خوبیاں عطا فرما دیں اور تمام انبیائے کرام علیھم السلام کی صفات کا جامع بنا دیا۔

اسی لیے حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت وصال فرما گئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر مبارک صرف چھ سال تھی۔

لیکن تاریخ انسانی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کی ایسی تربیت فرمائی کہ میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مثالی بچپن جوانی اور 63 سالہ مقدس زندگی جیسی زندگی اللہ پاک جل جلالہ کی ساری مخلوق میں کسی کی ماضی میں نہ ہوئی ہے اور نہ ہی تاقیامت کسی کی ہوگی۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بچپن مثال، جوانی مثالی اور 63 سالہ پاک زندگی ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد مکرم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت وصال فرما گئے جب میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک میں جلوہ گر تھے۔ لیکن حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ شرف اور اعزاز حاصل ہو گیا جو کسی اور کو نہ ملا اور نہ قیامت تک مل سکتا ہے کہ آپ میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی ہیں اور دنیا و خیر و آخرت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دربار میں حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد رسول گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک خاص قدر و منزلت، مرتبہ و مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ہر لحہ تاقیامت والد رسول مکرم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذات پاک پر اتنی رحمتیں اور میری طرف سے اتنی بار مودبانہ سلام ہوں کہ جتنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمت ہے۔

بارگاہ رب العالمین میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھ ناچیز کے سلام کو والد رسول مکرم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ تک تاقیامت پہنچانا، یا اللہ کریم میں نے یہ کام آپ کے ذمہ کرم پر چھوڑا۔

تنبیہ:

جنوں اور انسانوں میں جو نبی پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور آل پاک کو تکلیف پہنچائے اس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی لعنت ہو۔

حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ

کی شہرہ آفاق تفسیر ہے۔ اور حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر کی پانچویں جلد میں صفحہ نمبر 32 پر رقم طراز ہیں۔

ان احداً من آباء الرسول علیه الصلوة والسلام و اجداده ما کان کافرا.

ترجمہ: بے شک حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے کوئی کافر نہیں ہے۔ یعنی مشرک نہیں ہے۔

بلکہ میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد موحد، مومن، طیب، طاہر اور اعلیٰ درجے کے متقی نفوس قدسیہ ہیں۔ تفسیر کبیر کی اس عبارت سے بھی واضح معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، آذر نہیں ہے جو کہ قرآن پاک کے مطابق مشرک تھا اور کفر پر اس کا خاتمہ ہوا ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا کہ جس طرح ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چچا ابولہب کافر تھا بالکل ویسے ہی آذر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہے، والد نہیں ہے۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی کا نام تارح علیہ السلام ہے جو کہ موحد ہیں مومن

ہیں اور بلند پایہ صاحب تقویٰ شخصیت ہیں۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی حضرت تارح علیہ السلام بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے کہ جس طرح میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد مکرم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت سے دو ماہ قبل وصال فرما گئے تھے۔ جب کہ میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ، طاہرہ طیبہ، موحدہ، مومنہ، عفیفہ، معصومہ، خیر النساء وسیدہ النساء فی الاولین والآخرین حضرت امنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک میں جلوہ فرما تھے۔

حضرت امام فخر الدین راضی رحمتہ اللہ علیہ

تفسیر کبیر کے صفحہ نمبر 32 (جلد نمبر 5) پر رقم طراز ہیں کہ:

ان والد ابراهيم عليه السلام كان تارح عليه السلام و آذر كان عماله

حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے واضح فرما دیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی کا نام تارح علیہ اسلام ہے اور آذر حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا والد ہرگز نہیں۔

قرآنی دلیل اس بات پر کہ آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہے والد نہیں ہے

عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ جو کہ کل (10) جلدوں پر مشتمل ہے۔ مصنف تفسیر مظہری اپنی شہرہ آفاق پر مشتمل ہے مصنف تفسیر مظہری اپنی شہرہ آفاق تفسیر مظہری جلد سوم (۳) صفحہ نمبر ۲۵۶ پر قرآنی دلیل پیش کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام

آ ذر نہیں ہے بلکہ آ ذر حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا ہے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کے چچا کا نام آ ذر ہے یعنی آ ذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہے والد نہیں ہے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل عرب لفظ (اب) کا اطلاق چچا پر کرتے ہیں۔ یعنی لفظ ''ابی'' بول کر اس سے چچا مراد لیتے ہیں۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ یہ قرآنی دلیل پیش کرتے ہیں ثبوت کے طور پر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت یعقوب علیہ اسلام کا وقت وصال آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں سے ارشاد فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بیان فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے ارشاد فرمایا کہ:

ما تعبدون من بعدی

ترجمہ: ''کہ میرے وصال کے بعد تم کس کی بندگی کرو گے''؟

حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس فرمان کے جواب میں آپ علیہ السلام کے بیٹوں نے کہا کہ جس کو خالق کائنات جل جلالہ نے یوں بیان فرمایا کہ انہوں نے کہا:

قالو نعبد الھک و الہ ابائک ابراھیم و اسمعیل و اسحق الھا واحد.

(پارہ نمبر 1 سورۃ بقرہ)

ترجمہ: ہم آپ علیہ السلام کے معبود اور آپ کے آباؤ ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو کہ ایک معبود ہے۔''

تشریح:۔

اب اس آیہ کریمہ میں لفظ ''اب'' کا اطلاق حضرت اسمعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی ہو رہا ہے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے دادا پاک ہیں۔ اور حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا ہیں۔ جو کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بڑے بھائی ہیں۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد گرامی ہیں اور یہاں پر ''اب'' کا لفظ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام پر بھی کہا جا رہا ہے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے دادا محترم اور حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا گرامی ہیں۔

لہذا قرآن مجید کی اس آیہ مقدسہ کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگئی ہے کہ تمام عرب میں ''اب'' کا لفظ چچا اور دادا کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

بعض نادان قرآن مجید کے پارہ نمبر ۷ رکو نمبر ۱۵ آیت نمبر ۷۴ سورۃ انعام کی اس آیت کے مطابق: واذ قال ابراھیم لابیہ اذر

آزر کو حضرت ابراہیم کا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) والد تصور کرتے ہیں اور ان کا یہی نظریہ ہے حالانکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سخت بے ادبی، توہین اور اپنی آخرت کو برباد کرنے والی بات ہے۔ اشد خطرہ ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ کفر پر ہوگا اگرچہ وہ ظاہری طور پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بے شک پڑھے۔

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم......(دوسری دلیل)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر کبیر میں یہ دلیل پیش فرماتے ہیں حدیث پاک کی روشنی میں کہ ''اب'' لفظ کا اطلاق چچا پر ہوتا ہے۔ تفسیر کبیر کی کل (۱۱) گیارہ جلدیں ہیں۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۳۳ پر اس حدیث پاک کو نقل فرماتے ہیں کہ:

قال علیه السلام: (ردوا علیی ابی) یعنی العم العباس

ترجمہ: ''میرے باپ کو میرے پاس لاؤ''

یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ اب اس حدیث پاک پر غور فرمائیں:۔

تو اس میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لفظ ''ابی'' کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد فرما رہے ہیں۔

حالانکہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا محترم ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیارے اور طیب وطاہر چچا گرامی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد پاک کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ لیکن یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لفظ ''ابی'' کے ساتھ اپنے پاک چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ سے خطاب فرمایا۔ تو اس حدیث پاک میں لفظ ''ابی'' کا لفظ چچا پر بولا جا رہا ہے۔ تو قرآنی آیت اور اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی سے یہ بات صاف طور پر معلوم ہوگئی کہ (ابی) کے

لفظ کا اطلاق چچا پر ہوتا ہے اور آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔ والد نہیں تھا۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی کا نام حضرت تارح علیہ السلام ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ...... (تیسری دلیل)

علامہ سید محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں فرمایا کہ:

لیس فی آباء النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کافراً اصلاً لقوله علیه الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرات الی ارحام الطاهرات

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آباؤ اجداد میں بالکل کوئی بھی کافر نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا۔

ٹھوس دلائل سے ثابت ہے

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی کا نام تارح علیہ السلام ہے جو کہ موحد، مومن اور اعلیٰ درجے کے متقی تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے اور آزر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہے والد ہر گز نہیں ہے۔

آباؤ اجداد سے کیا مراد ہے؟

آباء سے مراد، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عبداللہ کے والد گرامی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت

عبدالمطلب کے والد گرامی حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام تک سلسلہ مراد ہے۔

بالکل اسی طرح سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر سیدہ آمنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لے کر حضرت حواء علیہ السلام علیہ تک سلسلہ مراد ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تمام مائیں پاک ہیں۔

مختصر تشریح:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میری والدہ سیدہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ، عفیفہ، محفوظہ، موحدہ، مومنہ، سیدۃ النساء فی الاولین والآخرین ہیں۔

اسی طرح حضرت حوا علیہ السلام تک میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تمام مائیں پاک ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی طیب، طاہر، عابد، زاہد، موحد، مومن وسیدی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دادا پاک ومحترم ومکرم حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پردادا طیب، طاہر مومن وموحد، عابد، زاہد سیدی حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد پا، موحد، مومن، صغیرہ وکبیرہ گناہوں بلکہ خلاف اولیٰ باتوں سے بھی پاک ہیں۔

لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاھرات الی ارحام الطاھرات

علامہ سید محمود آلوسی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ حضور اکرم

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد کی پاکیزگی مطلقاً ہے۔یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد کفر، بدکاری اور ہر طرح کی برائیوں سے پاک تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیشہ پاک پشتوں اور پاک رحموں میں ہی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم منتقل ہوئے ہیں۔

حضرت ابراہیم کے والد محترم، آزر ہرگز نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ مشرک تھا اور قرآن مجید کے مطابق تمام مشرک ناپاک ہیں۔

انما المشر کون نجس (پارہ نمبر ۱۰ سورہ توبہ آیت نمبر ۲۸)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد گرامی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد پاک ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والدین کے لیے جو دعا مانگی اور جو ٹھوس دلیل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مومن اور مواحد ہونے پر وہ یہ ہے۔

ربنا غفرلی ولوالدی

قرآن مجید پارہ نمبر 13 سورہ ابراہیم

کفار کے لیے دعا کرنا منع ہے لیکن ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف اپنے والد بلکہ اپنی والدہ کے لیے بھی اپنی زندگی کے آخری سانس تک دعا فرماتے رہے۔یہ اس وقت کی دعا ہے جب بڑھاپے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے جبکہ آزر اس وقت مر گیا تھا اور آپ کو اس سے بہت پہلے آزر کے لیے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے روک دیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد کو (معاذ اللہ) جہنمی کہنے کا انجام

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

"ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا ولآخرۃ"

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں ملعون کر دے گا۔

اس ضمن میں علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، صاحب سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (صفحہ نمبر ۴۸ تا ۴۹) پر رقم طراز ہیں۔

"کہ قاضی امام ابوبکر ابن العربی مالکی سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آباؤ اجداد جہنم میں ہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) تو قاضی امام ابوبکر ابن العربی مالکی نے ارشاد فرمایا کہ "یہ شخص ملعون ہے۔ (یعنی لعنتی ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح ارشاد فرما دیا ہے۔

مصنف کا نظریہ:۔ اس ضمن میں میرا نظریہ وہی ہے جو قاضی امام ابوبکر بن العربی مالکی کا ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کریمین سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد میں سے کسی ایک کے بارے میں جو جہنمی ہونے کی بات کرے (معاذ اللہ) یا کسی ایک کے بھی مومن و موحد ہونے پر رتی برابر شک کرے وہ میری نظر میں ملعون ہے۔ بلکہ وہ امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرد نہیں ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ اس کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اعتراضات اور جوابات

اعتراض نمبر 1:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال زار النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبر امہ نبکی وابکی من حولہ فقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم استاذنت ربی فی ان استغفرلھا فلم یوذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروالقبور فانھا تذکرالموت. حوالہ مسلم شریف

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی والدہ محترمہ (سیدہ آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا) (رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہا) کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں جا کے خود بھی روئے اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو بھی رلایا پھر فرمایا کہ میں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استغفار کیے لیے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو اجازت نہیں دی گئی پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دے دی گئی پس اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔

تشریخ:۔ مذکورہ بالا حدیث سے بعض ناعاقبت اندیشوں نے یہ کہہ دیا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان نہ تھی اس لیے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے بخشش طلب کرنے سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے روک دیا۔

اس اعتراض کا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ گناہوں سے معافی ہمیشہ اس لیے مانگی جاتی ہے جو گنہگار ہو اور جس نے کبھی کوئی صغیرہ وکبیرہ گناہ کیا ہی نہ ہو اس کے لیے معافی نہیں مانگ سکتے ہیں گناہوں کی۔ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال کے وقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نماز جنازہ میں یہ دعا نہیں۔

اللھم اغفر لحینا و میتنا

ترجمہ: اے اللہ جل جلالہ تو گناہ معاف فرما ہمارے زندوں کے اور مردوں کے یہ وہ دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان عاقل بالغ فوت ہوتا ہے تو اس کو پڑھتے ہیں لیکن اس دعا کو حضور گرامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال کے وقت نہیں پڑھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم معصوم عن الخطاء ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کوام علیہم السلام معصوم ہیں اور میرے آقا و نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سید المعصوم ہیں۔

دوسری دلیل:۔ جب کوئی چھوٹا بچہ فوت ہوتا ہے تو اس کی بخشش کے لیے کوئی مسلمان دعا نہیں کرتا کیونکہ نابالغ بچے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ اور نابالغ مسلمان بچوں کے لیے کوئی استغفار کی دعا نہیں کرتا۔ تو معلوم ہوا کہ دعا استغفار فقط گنہگار کے لیے ہوتی ہے جو گناہوں سے پاک ہو اس کے لیے دعا استغفار نہیں کر سکتے۔

ایک لطیف فرق:۔ انبیاء کرام علیہم اسلام بھی معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں اور چھوٹے نابالغ مسلمان بچے کو بھی معصوم کہا جاتا ہے تو ان میں کیا فرق ہے؟

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ خشیت الٰہی کی وجہ انبیاء کرام گناہ کر ہی نہیں سکتے اور وہ گناہ

کرتے ہی نہیں ہیں۔ لہذا انبیاء کرام علیہم السلام اس معنی میں معصوم ہیں۔ اور مسلمان نابالغ بچے اگر کوئی گناہ کریں تو عنداللہ گناہ شمار نہیں ہوتا یعنی فرشتے لکھتے نہیں ہیں۔ یعنی نابالغ مسلمان بچے وہ گناہ کریں بھی تو وہ گناہ فرشتے درج نہیں کرتے۔

لہذا مسلمان نابالغ بچے اس معنی میں معصوم ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ ہر ایک کے لیے دعا استغفار نہیں کر سکتے۔ بس یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دعاء استغفار کی اجازت نہیں دی اور بتا دیا کہ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی پوری زندگی میں کوئی صغیرہ وکبیرہ گناہ کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ بلکہ گناہ کے تصور سے بھی آپ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ خلاف اولیٰ باتوں سے بھی پاک ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو استغفار کی اجازت اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے والدہ ماجدہ کے لیے نہ ملنے کی یہ وجہ ہے۔

قرآنی دلیل سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مومنہ وموحدہ ہونے پر اللہ:۔

تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن حکیم کے (۱۰) پارے سورۃ توبہ رکوع نمبر ۱۷ آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرمایا۔

ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ و رسولہ و ماتوا و ھم فسقون

ترجمہ: اور نہ آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کیا۔ اور کفر ہی کی حالت میں گئے۔

آیت کی تشریح:۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا مسلمان نہ ہوئیں تو قبر کی زیارت کی اجازت نہ ملتی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اجازت دے دینا یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ والدہ رسول اکرم سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موحدہ اور مومنہ و معصومہ ہیں۔

میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین جنتی ہیں اور جنت الفردوس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد والدین رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مقام سب سے اونچا ہے۔

اعتراض:۔ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ **این ابی** میرا باپ کہاں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال فی النار

یعنی آگ میں ہے پھر جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

ان ابی و اباک فی النار میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

اس روایت سے بعض بد بخت عناصر یہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہنم میں ہیں۔

جواب:۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہاں ابی سے مراد چچا ہے کہ پیچھے ابی کے حوالہ سے تفصیلی گفتگو قرآن و حدیث کے حوالہ سے ہو چکی ہے۔ کہ عربی زبان میں ابی چچا کے لیے استعمال ہوتا ہے تو اس حدیث میں بھی میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا باپ اور میرا باپ یعنی میرا چچا ابولہب جہنم میں ہے۔

یہاں ابی سے مراد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چچا ابولہب مراد ہے...... کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین قطعی جنتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل میرے جیسے لاکھوں سیاہ کار جنت میں جائیں گے۔ کاش میں حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک قدموں کی خاک ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس کے مبارک قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ سمجھتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

والد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال

میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک میں جلوہ گر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے عطاء کردہ امانت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد فرما کر حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رشک ملائکہ ہیں۔اس جہاں فانی سے کوچ فرما کر جنت الفردوس میں مقیم ہو گئے۔حضرت سید عبدالمطلب کو بہت سخت صدمہ ہوا حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا اور تمام خاندان کے اشخاص کو دلی دکھ ہوا۔حضرت سیدہ آمنہ رضی تعالیٰ عنہا آپ کو کوئی دکھ نہ پہنچے بلکہ دکھ آپ کے دشمنوں کو پہنچے۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے وقت چند اشعار ارشاد فرمائے تھے۔آج بھی ان کو پڑھ بے ساختہ مسلمانوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑھتے ہیں۔میں ان میں سے چند کو درج کرتا ہوں۔سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

دعته المنایا دعوة فاجابها

و ما ترکت فی الناس مثل ابن هاشم

ترجمہ: حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی بارگاہ میں بلا لیا تو

حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بلانے پہ فوراً لبیک کہا حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے اب ان جیسا کوئی نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی عظمت ہے میرے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی عظمت وشان کو بیان فرما رہی ہیں۔

بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ باہر ان کا لوگوں میں بڑا مرتبہ اور مقام ہوتا ہے۔ لیکن بیوی کے سامنے کوئی ان کا مقام نہیں ہوتا۔ کیونکہ بیوی ان کے ظاہر و باطن سے پوری طرح آگاہ ہوتی ہے۔

میں قربان جاؤں اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی وحی کے نزول کے موقع پر شان بیان فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یتیموں کی مدد بے سہارا لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں خدا آپ کو کبھی بے یارو مددگار نہیں چھوڑے گا۔

بالکل اس طرح میں قربان جاؤں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والد مکرم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عظمت وشان کو بیان فرماتی ہیں۔

پتہ چلا میرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کردار بھی مثالی ہے اور ہر خامی، عیب، نقص سے پاک ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار بھی مثالی ہے اور یہ خامی، عیب، نقص سے پاک ہے۔

بالکل اس طرح والد رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

کردار بھی مثالی ہے اور ہر عیب، نقص، خامی سے پاک ہے۔ بالکل میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معصومہ ماں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار بھی مثالی ہے ہر عیب، نقص، خامی سے پاک ہے۔

حضرت حوا سلام اللہ تعالیٰ علیہا سے لے کر قیامت تک تمام عورتوں کی خوبیوں کو اکٹھا کریں تو یہ تمام خوبیاں حضرت سید آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہر عیب، نقص، خاص سے پاک پیدا فرمایا ہے۔

پھر حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

فان تک غالته المنون و ریبها فقد کان معطاء کثیر التراحم

ترجمہ: اگر چہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بارگاہ میں بلالیا لیکن حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ سخی، بے حد مہربان تھے۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاک طینت اور مجسمہ مہر و وفا ہستی تھیں۔ جنہوں نے حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد مصمم کرلیا تھا کہ میری بقایا باقی زندگی آپ ہی کی یاد میں گزرے گی۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے وقت وصال تک حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر انور پر حاضری دیتی تھی۔ اپنے شوہر نامدار سے اتنی وفادار، پاک طینت عورت کی اولین و آخرین عورتوں میں قیامت تک کوئی مثال نہیں مل سکتی۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفا کے سامنے اپنے زوج مکرم حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اولین و آخرین تمام جہاں کی عورتیں سرنگوں نظر آئیں گی اور حضرت سیدہ

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفاداری کا اسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال

پیکر وفا، پیکر عفت و پاک دامنی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو امانت لی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دکھانے کے لیے یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ لے کر گئیں جس وقت میرے پیارے نبی کی عمر شریف (۶) سال تھی۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار النابغہ مدینہ منورہ تشریف لے گئیں۔تو یہود نے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لخت جگر کو پہنچان لیا اور پکار اٹھے کہ:

هو نبی هذه الامة وهذه دار هجرته

(حوالہ: الطبقات الکبریٰ جلد اول صفحہ نمبر 116)

ترجمہ: یہ بچہ اس امت کا نبی ہے اور اس جگہ یعنی مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے آئے گا۔حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب یہود کی ان باتوں کا علم ہوا تو فوری طور پر آپ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو لے کر مکتہ المکرمہ کی طرف روانہ ہو گئیں۔

حضرت سید آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نور نظر اور حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لخت جگر اور میرے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے بطن پاک میں تھے کہ آپ کے والد گرامی حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے پھر جب (۶) سال عمر شریف ہوئی۔مشفقہ، مہربان والدہ ماجدہ سے جدائی کا وقت

آ پہنچا۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب اپنے وصال کا یقین ہوا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا اپنے اکلوتے فرزند اور میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اور بڑی محبت اور شفقت کی نظر ڈالی اپنے لخت جگر کے چہرہ اقدس پر اور تاریخی جملے ارشاد فرمائے جو کہ سنہری حروف کے ساتھ لکھے جانے کے قابل ہیں۔

ان تاریخی جملوں پر ہی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا۔ جو آپ کے مومنہ، موحدہ ہونے پر واضح دلیل ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ان مبارک جملوں کا کوئی ایک ذرے کے برابر سیدہ مومنہ، موحدہ اور جنتی ہونے میں رشک کرے وہ مسلمان تو بڑی دور کی بات ہے وہ انسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں ہے۔ بلکہ انسانیت کے نام پر ایک سیاہ دھبہ ہے۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عفت وعظمت کے سب سے بلند درجے پر فائز ہیں کہ جن پر ملائکہ اور حور وغلماں رشک کرتے ہیں۔

خالق کائنات کو حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدس، طیب، طاہر، زہد وتقویٰ طہارت پر ناز ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ والدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت ہر وقت فرشتوں کے سامنے فرماتا رہتا ہے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیارے نبی جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نصیحت فرماتی ہیں۔

جبکہ میرے آقا علیہ السلام کی عمر پاک (۶) برس تھی۔ اور یہ اشعار ہیں جو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک زبان پر تھے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

بارک فیک اللّٰہ من غلام

یا ابن الذی من حومة الحام

شعر کا ترجمہ: اے بیٹے اللہ تعالیٰ جل جلالہ تجھ میں برکت عطا فرمائے۔ اے اس شخص کے بیٹے جو اپنے وقت وصال سے نجات پا گئے۔

فانت مبعوث الیٰ الانام

من عند ذی الجلال والاکرام

ترجمہ: تو دنیا والوں کے لیے نبی بنایا جائے گا رب ذوالجلال کی طرف سے:

تبعت فی الحل و فی الحرام

تبعت بالتحقیق والاسلام

ترجمہ: تیری نبوت عامہ حل وحرام دونوں میں ہو گی تم حقائق اسلام کے ساتھ مبعوث ہو گئے۔

دین ابیک البر ابراھیم

فاللّٰہ انھاک عن الاصنام

ترجمہ: تمہارے نیک باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر بتوں سے روکتی ہوں۔

"ان لا تو الیھا مع الاقوام"

بتوں کی پوجا کرنے والی گمراہ قوموں کے ساتھ مل کر ان بتوں کی دوستی میں مت لگ جانا۔

حوالہ: (ا) سبل الھدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 165 (۲) والسیرة النبویة

جلد اول صفحہ نمبر (53) (۳) تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ نمبر (230)

(۴) وسمط النجوم جلد اول صفحہ نمبر (307)

یہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدہ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آخری الفاظ ہیں جن کو پڑھنے کے بعد اگر کسی شخص کے دل میں ایمان کی ایک رتی بھی موجود ہے تو وہ بے ساختہ اپنی زبان سے بول کر کہے گا کہ والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اپنے جداعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح بتوں کی پوجا کی سخت مخالف ہیں۔

اب بھی اگر کوئی شخص شرک کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف کرے یا کسی طریقے سے والدین رسول اکرم کو تکلیف پہنچائے یا ان نفوس قدسیہ کی بے ادبی کرے۔ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیف پہنچانا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بے ادبی کرتا ہے جو میرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیف پہنچائے یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذرہ بھر توہین کرے علمائے امت کے نزدیک متفقہ طور پر وہ کافر ہے۔ اس کے بعد حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں:

کل حی میت و کل جدید بال

و کل کبیر یفنی و انا میتة و ذکری باق

و قد ترکت خیرا و ولدت طهرا

ترجمہ: ہر زندہ کو مرنا ہے اور ہر نئی چیز پرانی ہونے والی ہے اور ہر بڑا فنا ہو جاتا ہے میں تو انتقال فرما

رہی ہوں لیکن میرا ذکر باقی رہنے والا ہے کیونکہ میں نے اپنے پیچھے بھلائی کو چھوڑا ہے اور ایک پاکیزہ بچے کو چھوڑ کر اس فانی دنیا سے عالم برزخ میں منتقل ہو رہی ہوں۔

ان نورانی الفاظ کے ساتھ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس فانی دنیا سے انتقال فرما کر جنت الفردوس میں جلوہ گر ہوگئی ہیں۔

ایسی پاک طینت خاتون زمین و آسمان کی کوئی شے ایسی نہ تھی جس نے آنسو نہ بہائے ہوں گے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت میں میرا دل یہ کہتا ہے کہ سوائے جن وانس کے ہر چیز حضرت سیدہ آمنہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت میں دیوانہ وار روتی ہوگی۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرآفاق کتاب الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ نمبر (۱۳۶)

پر رقم طراز ہیں کہ لوگوں نے جنوں کو بھی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت میں روتے ہوئے سنا۔ پتہ چلا کہ بعض جن نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس والدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے باادب غلام اور ان کے حب دار ہوتے ہیں۔ بعض پلید جن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقدس والدین کے آل پاک کے گستاخ، بے ادب ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مقدس والدین اور آل پاک کی گستاخ ہونے کی وجہ سے جہنم کے خنزیر بن جائیں گے قیامت کے دن اور بعض ابوجہل کی طرح سرے سے ہی کافر ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین مقدس اور آل پاک

کے گستاخ جنات پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی لعنت ہو بے شمار۔ ان نفوس قدسہ کے گستاخ جن جہنم کا ایندھن بنیں قیامت کے دن اور جو جن میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آقا علیہ السلام کے والدین مقدس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم والد ماجد حضرت سید عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باادب غلام ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رحمت ہو بے شمار جنوں کو لوگوں نے روتے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہے تھے:

نبکی الفتاة البرة الامینة

ذات الجمال العفة الرزینة

ترجمہ: ہم نوجوان، صالح، امانت دار صاحب جمال، کمال درجہ کی صاحب عفت خاتون پر روتے ہیں۔

☆☆☆☆

حرفِ آخر

کتاب کا اختتام میں ان اشعار پر کرتا ہوں:

کہ جس کا شکم اطہر بنا مصطفیٰ کا قیام

اور جس کا نور نظر بنا انبیاء کا امام

والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ لاکھوں سلام

والدین رسول۔ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ لاکھوں سلام

آباؤاجداد رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ لاکھوں سلام

آخر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں متودبانہ التماس کرتا ہوں کہ یا اللہ کریم جل جلالہ میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور تمام انبیاء کرام سلام اللہ تعالیٰ علیھم پر اور میرے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین مقدس اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام آباؤاجداد پر اور تمام انبیاء کرام علام اللہ تعالیٰ علیھم کے والدین مقدس اور انبیاء کرام سلام اللہ تعالیٰ علیھم کے تمام آباؤاجداد پر میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل پاک پہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اور صحابیات پر رضی اللہ تعالیٰ علھین امہات المومنین پر شہدا بدر، شہدا احد، شہدا کربلا پر تابعین پر تبع تابعین پر آئمہ اہل بیت پر آئمہ اربعہ پر اور تمام اپنے برگزیدہ بندوں پر جو دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں ان تمام نفوس قدسیہ تک اپنی طرف سے اتنی رحمتیں اور میری طرف سے تا قیامت اتنی بار سلام پہنچا کہ یا اللہ پاک جل جلالہ جتنی تیری رحمت ہے اور دنیا، قبر، آخرت کی میری تمام پریشانیاں و مشکلات ان تمام کے طفیل دور فرما اور

مسلمانوں کو پھر سے وہ عروج عطا فرما جو تو نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو عطا فرمایا تھا اور دنیا، قبر اور قیامت کے دن ان نفوس قدسیہ کی سنگت نصیب فرما اور ان تمام نفوس قدسیہ کے ساتھ میرا حشر فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کے قدموں میں مجھے جنت میں جگہ عطا فرما اور یا اللہ پرچم اسلام بلند فرما، نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شمع روشن فرما وطن عزیز پاکستان میں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام باادب غلاموں پر اور اہل بیت مقدس اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرما آمین یارب العالمین۔

بحق حبيبك محمد صلى الله عليه واله وسلم
و خليك ابراهيم عليه السلام

☆☆☆☆